درِ حیدرؑ درِ زہراؑ

223

درِ حیدرؑ درِ زہراؑ نہ چھوڑا تھا نہ چھوڑیں گے
یہاں پر عشق کا سجدہ نہ چھوڑا تھا نہ چھوڑیں گے

علیؑ کے نام پر جینا علیؑ کے نام پر مرنا
یونہی جینا یونہی مرنا نہ چھوڑا تھا نہ چھوڑیں گے

یہ جذبہ عشقِ حیدرؑ کا ہمیں میثمؒ نے بخشا ہے
عقیدہ دار پہ کہنا نہ چھوڑا تھا نہ چھوڑیں گے

تبرے کی ہی زد پر ہوگا ہر اِک دشمنِ حیدرؑ
لعینوں کو لعیں کہنا نہ چھوڑا تھا نہ چھوڑیں گے

بدن سارا اُنہی کا ہے لگا لو جس قدر فتوے
مگر یہ خون کا پرسہ نہ چھوڑا تھا نہ چھوڑیں گے

زمانے کو فنا سے جو بقا کی سمت لاتا ہے
جنابِ حُرؑ کا وہ رستہ نہ چھوڑا تھا نہ چھوڑیں گے

شہادت کا سفر جاری تھا اور جاری ہے پھر بھی ہم
سرِ فرشِ عزا آنا نہ چھوڑا تھا نہ چھوڑیں گے

سبق ماؤں کا ہے ہم کو ہمیشہ یاعلیؑ کہنا
ہمیشہ یاعلیؑ کہنا نہ چھوڑا تھا نہ چھوڑیں گے

عزاداروں کا شیوہ ہے مقابل دشمنِ شہہؑ ہو
تو پھر مختارؑ بن جانا نہ چھوڑا تھا نہ چھوڑیں گے

نسب ہے پاک جن کا اُنکا حیدرؑ سے یہ وعدہ ہے
تیری دہلیز کو مولاؑ نہ چھوڑا تھا نہ چھوڑیں گے

گواہی دے گی یہ تاریخ یہ خوں کا تقاضہ ہے
تجھے اے دشمنِ زہراؑ نہ چھوڑا تھا نہ چھوڑیں گے

زمانے کی ہوا اے نورؔ کتنی ہی مخالف ہو
علم عباسِؑ غازی کا نہ چھوڑا تھا نہ چھوڑیں گے